السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کھانا وغیرہ کھاتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم مکمل پڑھی جائے یا صرف بسم اللہ کہا جائے؟ صحیح احادیث کی رو سے وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کی رو سے کھانا کھاتے وقت یا وضو وغیرہ کرتے وقت صرف بسم اللہ ہی پڑھنا ثابت ہے۔ مکمل بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا آپ کے قول و عمل سے ثابت نہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق صرف دو مقامات پر بسم اللہ الرحمن الرحیم مکمل پڑھنا ثابت ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں:

((عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ادْنُ بُنَيَّ فَسَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

''عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اے لڑکے اللہ کا نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' (بخاری ۳/۴۹۲، مسلم ۱۰۹، مسند احمد (۱۵۸۹۶) ۶۰۶ طبع قدیم ص ۴/۲۶)

اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن ابی سلمہ کو جو فرمایا (بسم اللہ) ''اللہ کا نام لو۔''

اس اجمال کی تفصیل طبرانی کبیر ۱٤۹ اور کتاب الدعا للطبرانی (۸۸٦) کی روایت سے معلوم ہو جاتی ہے۔ طبرانی میں ہے ((یا غلام إذا أکلت فقل بسم اللہ)) ''اے لڑکے جب تو کھانے لگے تو ''بسم اللہ'' کہہ۔ بقول علامہ البانی حفظہ اللہ ارواء الغلیل ۳۱۷ اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین'' اس حدیث کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں:

''ففیہ ما أطلق فی الروایات الأخری بأن التسمیة علی الطعام إنما السنة فیھا أن یقول بإختصار ''بسم اللہ'' ومما یشھد لذلک الحدیث المتقدم (1965) فاحفظ ھذا فإنہ مھم عند من یقدرون السنة ولا یجیرون الزیادة علیھا''

''جو بات مطلق بیان ہوئی تھی، دیگر روایات میں اس کی وضاحت موجود ہے (اور اس میں یہ بھی ہے کہ) کھاتے وقت ''بسم اللہ'' مختصر پڑھنا ہی مسنون ہے۔ اس کی تائید حدیث نمبر ۱۹٦۵ سے بھی ہوتی ہے اس بات کو اچھی طرح یاد کر لو کیونکہ یہ ان افراد کے نزدیک بڑی اہمیت ک حامل ہے جو سنت کی تعظیم کرتے ہین اور اس پر کسی قسم کا اضافہ و زیادتی نہیں سمجھتے۔''

وہ حدیث جس کی طرف علامہ البانی حفظہ نے اشارہ کیا ہے درج ذیل ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إذا أکل أحدکم فلیذکر اسم اللہ نسی أن یذکر اسم اللہ فی أولہ فلیقل بسم اللہ أولہ وآخرہ))

''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے اگر کھانے کی ابتداء میں اللہ کا ذکر کرنا بھول جائے تو ''بسم اللّٰہ اوّلہ واٰخرہ'' بھی وارد ہے۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے کے وقت صرف بسم اللہ پڑھا جائے کیونکہ اس کے ساتھ الرحمن الرحیم کا اضافہ مسنون ہوتا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام اس مقام پر ضرور سکھاتے کیونکہ یہ مقام تعلیم تھا اور اصولیین نے یہ قاعدہ ذکر کیا ہے۔

''تأخیر البیان عند وقت الحاجة لا یجوز''

''ضرورت کے وقت بیان (تفصیل) سے تاخیر جائز نہیں۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (توضّووا بسم اللہ) ''بسم اللہ کہتے ہوئے وضو کرو۔'' (ابنِ خزیمہ ۱/۴۷ نسائی) لہٰذا کھانا کھاتے وقت اور وجوء کرتے وقت ہمیں صرف بسم اللہ پڑھنا چاہیئے۔ یہی مسنون ہے۔ اس میں اضافہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

((عن سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا حدثتکم حدیثا فلا تزیدن علیہ الحدیث))

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں تم سے کوئی حدیث بیان کروں تو اس پر ہرگز اضافہ نہ کرنا۔'' (مسند احمد (۱۹۲۱۸) ۵/۲۳۸، قدیم ص ۵/۱۱)

وہ دو مقامات جہاں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مکمل پڑھنی چاہیے یہ ہیں :

۱) قرآن مجید کی تلاوت کے وقت، جب تلاوت کی ابتداء کسی سورت سے کی جائے تو تعوذ کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم مکمل پڑھی جائے ۔

۲) اسی طرح جب خطوط و رسائل لکھے جائیں تو مکمل بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنی چاہیے جیسا کہ قرآن مجید میں سورۃ نمل آیت ۳۰ میں سلیمان علیہ السلام کا ملکہ بلقیس کے نام خط میں مکمل بسم اللہ الرحمن الرحیم درج ہے ۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کے نام جو خط لکھا اس میں بھی مکمل بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ۔ (ملاحظہ ہو صحیح بخاری کتاب الوحی اور کتاب الشروط باب الشروط فی الجھاد)

اس مسئلہ کی مکمل تفصیل ہمارے بھائی حافظ عبدالروف عبدالحنان نے اپنی کتاب ''مسنون تسمیہ'' میں بڑے احسن انداز سے ذکر کی ہے ۔ مزید تفصیل کا طالب اس کتاب کا مطالعہ کرے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ